رفعت مرتضیٰ
فلوریڈا ۔

نصرت کی یادداشتیں
(ناول آدم کی پسلی سے)

آج کل اسے ایک بہت پرانی بات اکثر یاد آجاتی تھی۔ بغیر کسی وجہ کے، یونہی چلتے پھرتے، کسی کام میں مصروف، کوئی بھی کام جس کا تعلق اس پرانی یاد سے بظاہر کچھ بھی نہ ہوتا ۔

وہ اپنی دوست سے مل کر آرہی تھی ۔

مگر یہ واقعہ یوں شروع نہیں ہوتا اور شائد اتنا سیدھا سادا ہے بھی نہیں گو، اس وقت وہ پورا واقعہ شائد اتنا ہی تھا کہ وہ اپنی دوست سے مل کر آرہی تھی۔ سردیوں کے دن تھے، شائد دسمبر کا مہینہ ہوگا ۔ بہت دن سے اس نے ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی کہ اپنی دوست سے ملنے اس کے گھر جائے گی، اس کی سہیلی اسے روز اپنے گھر بلاتی ہے اس لئے وہ ضرور، ضرور اس کے گھر جائے گی ۔ اس سے پہلے کی اور کوئی یاد اس کے اس کے ذہن میں محفوظ نہیں تھی جب اس کی کوئی اور دوست، کوئی سکھی سہیلی رہی ہو جس نے اسے بلایا ہو، یا اس کے ساتھ بیٹھی ہو، ہنسی بولی ہو۔ اماں جو کبھی بھی کسی بھی بات کے لئے پہلی ہی بار رضامند ہو جانے پر یقین نہیں رکھتی تھیں اسے بَرابَر ٹال رہی تھیں۔ کبھی ڈانٹ بھی دیتیں مگر وہ چند دن چپ رہ کر پھر موقعہ ملتے ہی اپنی سہیلی کا تذکرہ شروع کر دیتی۔ پھر ایک روز جب ابا اپنے طویل دورے سے واپس لوٹے اورجب اُن کے بند بستر کو کھول کر چھت پر دھوپ میں پھیلا دیا گیا، میلے کپڑے دھوبی کے پاس چلے گئے، بچوں کو اُن کے مراتب کے حساب سے کھلونا بھی دے دیا گیا اور بڑے کمرے میں آتشدان کے سامنے بچھے دیوان پر ابا کاہی رنگ کے مخمل کے لحاف میں لپٹ کر لیٹ گئے تو اس نے اُن کے سامنے یوں کھڑے ہو کر کہ پشت پر ابا ہوں اماں سے کہا اماں میں اپنی سہیلی کے گھر جاؤں گی ۔ آپ نے کہا تھا ابا کے آنے کے بعد آپ جانے دیں گی ۔ اب تو ابا آ گئے ہیں نا۔ میں جاؤں ؟ اور اماں کے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی ابا نے کہا ہاں ہاں جاؤ، عبدالرحیم سے کہو لے جائے مگر ساتھ میں نجمہ کو بھی لے جاؤ بلکہ چھوٹو جمیل کو بھی۔ سیر ہو جائے گی اُس کی بھی۔

نصرت نے ابا کا حکم ناگواری سے سُنا اور غصے سے چھوٹے بھائی بہن کی طرف دیکھا پھر ابا کی طرف دیکھتے ہوئے چھوٹی سی آواز میں کہا مگر ابا میں ان کو کیوں لے کر جاؤں ؟ وہ تو میری سہیلی ہے اور ابا نے کہا بس پھر کوئی بھی نہیں جائے گا۔ یہ انصاف نہیں تھا مگر چارہ بھی نہیں تھا کوئی اور ۔ وہ چپ ہوگئی ۔ ابا نے عبدالرحیم کو دروازے پر بلایا اور کہا کہ نصرت بی بی اپنی سہیلی کے گھر جانا چاہتی ہے مگر وہاں سب بچے جائیں گے۔ پھر انہوں نے ایک کاغذ پر سہیلی کا نام، سہیلی کے باپ کا نام اور محلے نام لکھ کر عبدالرحیم کو دیا " اگر گھر نہ ملے تو کسی سے پوچھ لینا۔ مگر خوامخواہ ادھر اُدھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں، اور اب لے جاؤ انہیں۔ " اور جب سب دروازے سے نکلنے ہی والے تھے کہ انہوں نے پھر عبدالرحیم سے کہا " دیکھو زیادہ دیر بیٹھنا نہیں وہاں اور واپسی میں کلب میں چھوٹے اور بڑے بابا سے جلدی گھر آنے کا کہتے ہوئے آنا"

ایک بار پھر نکلنے کو ہوئے تو اب کے اماں نے روک لیا " اور دیکھو کچھ بھی کھانا پینا نہیں وہاں، ان لوگوں کے